

حج معصومین [ع] کی زبان سے - حصہ سوم

<"xml encoding="UTF-8?">

مستجار

قَالَ الصَّادِقُ (ع): (بَنَى إِبْرَاهِيمُ الْبَيْتَ... وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ بَابٌ إِلَى الْمَشْرِقِ وَبَابٌ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَالْبَابُ الَّذِي إِلَى الْمَغْرِبِ يُسَمَّى الْمُسْتَجَارَ). [81]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جنا ب ابراہیم خلیل بنے کعبہ کی تعمیر فرمائی اور اس کے لئے دو دروازے بنائے، ایک در مشرق کی طرف، اور ایک در مغرب کی طرف، جو در مغرب کی طرف ہے اسے مستجار کہتے ہیں۔“

رکن یمانی

رَأَى نَبَاكَ تُكْثِرُ اسْتِلَامَ الرُّكْنِ الْمَيَانِيِّ فَقَالَ: مَا أَتَيْتُ عَلَيْهِ قَطُّ إِلَّا وَجَبْرَائِيلُ قَائِمٌ عِنْدَهُ يَسْتَغْفِرُ لِمَنْ اسْتَلَمَهُ. [82]

عطا کہتے ہیں:

”لوگوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے کہا ہم بہت دیکھتے ہیں کہ آپ (ص) رکن یمانی کا بوسہ لے رہے ہیں فرمایا: میں ہر گز رکن یمانی کے پاس نہیں آیا مگر یہ کہ میں نے دیکھا کہ جبرائیل (ع) وہاں کھڑے ہیں اور جولوگ اسے چوم رہے ہیں ان کے لئے مغفرت کی دعا کر رہے ہیں۔“

سعی کی جگہ

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ (ع) يَقُولُ: [مَا مِنْ بُقْعَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمَسْعَى لِأَنَّهُ يُذِلُّ فِيهَا كُلَّ جَبَّارٍ]. [83]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا: ”کوئی بھی جگہ خداوند عالم کے نزدیک سعی کی جگہ سے محبوب اور پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ وہاں ہر جبار و ستم گر ذلیل خوار ہوتا ہے۔“

مقبول شفاعت

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع): (السَّاعِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ فَتُشَفَّعُ فِيهِ بِالْإِيجَابِ)۔ [84]

امام زین العابدین (ع) فرماتے ہیں:

”فرشتہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے والے کی (خدا سے) شفاعت طلب کرتے ہیں اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے۔“

ہرولہ

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: صَارَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لَا نَّ إِبْرَاهِيمَ عَرَضَ لَهُ إِبْلِيسُ فَأَمَّرَهُ جَبْرَائِيلُ (ع)، فَشَدَّ عَلَيْهِ فَهَرَبَ مِنْهُ، فَجَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ - يَعْنِي بِالْهَرْوَلَةِ [85]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”صفا و مروہ کے درمیان سعی میں (ہرولہ) اس لئے ہے کہ ابلیس نے خود کو وہاں جناب ابراہیم (ع) پر ظاہر کیا اس وقت جبرائیل (ع) نے جناب ابراہیم (ع) کو شیطان پر حملہ کا حکم دیا آپ (ع) نے اس پر حملہ کیا تو وہ بھاگا اس وجہ سے ہرولہ سنت بن گیا۔“

صفا و مروہ کے درمیان بیٹھن

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع): (لَا يَجْلِسُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا مَنْ جَهَدَ)۔ [86]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”صفا و مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر وہ شخص جو تھک جائے۔“

اہل عرفات پر فخر

قال رسول الله (ص): (”إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُبَاهِي مَلَائِكَتَهُ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِأَهْلِ عَرَفَةَ فَيَقُولُ: [أَنْظُرُوا إِلَى عِبَادِي أَتُونِي شُعْتًا غُبْرًا]“۔ 87

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”بلا شبہ خداوند عالم روز عرفہ کے عصر کے وقت اہل عرفات کے سلسلہ میں فرشوں سے فخر و مباہات کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے بندوں کو دیکھو جو پریشاں حال اور غبار آلود میرے پاس آئے ہیں۔“

مشعر الحرام

قال رسول الله (ص): - وَهُوَ بِمَنَى: - لَوْ يَعْلَمُ أَهْلُ الْجَمْعِ بِمَنْ حَلُّوا أَوْ بِمَنْ نَزَلُوا لَا سَتَبَشَّرُوا بِالْفُضْلِ مِنْ رَبِّهِمْ بَعْدَ الْمَغْفِرَةِ“۔ [88

رسول خدا (ص) جب منیٰ میتشریف فرماتھے آپ (ص) نے فرمایا: ”اگر اہل مشعر جان لیتے کہ کس کی بارگاہ میں آئے ہیں اور کس لئے آئے ہیں تو مغفرت اور بخشش کے بعد خدا کے فضل کی بنا پر وہ ایک دوسرے کو بشارت دیتے۔“

منیٰ

قال الصادق (ع): [”إِذَا أَخَذَ النَّاسُ مَوَاطِنَهُمْ بِمَنَى، نَادَى مُنَادٍ مِنْ قِبَلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ: إِنَّ أَرْضَكُمْ أَرْضِي فَقَدْ رَضِيْتُ“۔ 89

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

”جب لوگ منیٰ میں اپنی جگہ ٹھہر جاتے ہیں تو منادی خداوند عالم کی جانب سے ندا دیتا ہے اگر تم یہ چاہتے

تھے کہ میں تم سے راضیہو جاؤں تو میں تم سے راضی ہو گیا۔"

شیطان کو کنکریاں مارنا

قَالَ الصَّادِقُ (ع): "إِنَّ عِلَّةَ رَمْيِ الْجَمَرَاتِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ (ع) تَرَاءَى لَهُ إِبْلِيسُ عِنْدَهَا فَأَمَرَهُ جَبْرَائِيلُ بِرَمْيِهِ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ وَأَنَّ يُكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَفَعَلَ وَجَرَتْ بِذَلِكَ السَّنَةُ"۔ [90]

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

"ان جمرات کو کنکریاں مارنے کی وجہ یہ ہے کہ ابلیس وہاں پر حضرت ابراہیم (ع) کے سامنے ظاہر ہوا اسوقت جبرئیل (ع) نے جناب ابراہیم (ع) کو حکم دیا کہ سات کنکریوں سے شیطان کو ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر بھی کہیں جناب ابراہیم (ع) نے ایسا ہی کیا اور اس کے بعد سے یہ سنت بن گئی۔"

قربانی

عن أبي جعفر (ع) قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): ([إِنَّمَا جَعَلَ اللَّهُ هَذَا إِلَّا صُحَى لِتَشْبَعَ مَسَاكِينُهُمْ مِنَ اللَّحْمِ فَاطْعَمُوهُمْ]۔ [91]

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں:

"کہ رسول خدا (ص) نے فرمایا: خداوند عالم نے اس قربانی کو واجب قرار دیا ہے تاکہ بے نوا اور مسکین لوگ گوشت سے استفادہ کریں اور سیرھوں پس انہیں کھلاؤ۔"

قال الصادق(ع): "اِسْتَعْفَرْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لِلْمُخْلِقِيْنَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ"۔ [92]

امام جعفر صادق(ع) فرماتے ہیں:

"کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے منیٰ میں سر مڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ استغفار کیا (اور خدا سے ان کے لئے بخشش طلب کی) ہے۔"

حج کے اسرار

عالم جلیل سید عبد اللہ مرحوم محدث جزائری کے پوتوں سے نقل کرتے ہوئے کتاب شرح نخبہ میں تحریر کرتے ہیں :

متعدد ما خذ میں جن پر میری تائید ہے بعض بزرگوں کی تحریر میں یہ حدیث مرسل اس طرح نقل ہوئی ہے کہ شبلی حج انجام دینے کے بعد امام زین العابدین کی زیارت کو آئے تو حضرت (ع) نے ان سے فرمایا: حَجَّجْتَ يَا شَبْلِي؟ قَالَ: نَعَمْ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ (ع): اِنَّكَ نَزَلْتَ الْمِيَقَاتَ وَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيْطِ الثِّيَابِ وَ اغْتَسَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِينَ نَزَلْتَ الْمِيَقَاتَ نَوَيْتَ اِنَّكَ خَلَعْتَ ثَوْبَ الْمَعْصِيَةِ وَلَبِسْتَ ثَوْبَ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَحِينَ تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيْطِ ثِيَابِكَ نَوَيْتَ اِنَّكَ تَجَرَّدْتَ مِنَ الرَّيَاءِ وَالنَّفَاقِ وَالدُّخُولِ فِي الشُّبُهَاتِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَحِينَ اغْتَسَلْتَ نَوَيْتَ اِنَّكَ اغْتَسَلْتَ مِنَ الْخَطَايَا وَالدُّنُوبِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا نَزَلْتَ الْمِيَقَاتَ وَلَا تَجَرَّدْتَ عَنْ مَخِيْطِ الثِّيَابِ وَلَا اغْتَسَلْتَ،

اے شبلی! کیا تم نے حج کر لیا؟ عرض کیا ہاں اے فرزند رسول خدا! فرمایا: کیا تم میقات میں ٹھہرے اور اپنے سارے ہوئے لباس کو جسم سے اتار کر غسل کیا؟ شبلی نے جواب دیا، ہاں۔ امام نے پوچھا جب تم میقات میں داخل ہوئے تو کیا یہ نیت کی کہ میں نے گناہ اور نافرمانی کا لباس اتار دیا ہے اور خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا لباس پہن لیا ہے ؟

شبلی: نہیں۔ امام نے پوچھا: جب تم نے اپنا سلاہوا لباس اتارا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خود کو ریا، دوروئی اور شبہات وغیرہ سے دور کر رہے ہو؟ شبلی نہیں:

امام (ع): غسل کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خود کو خطاؤں اور گناہوں سے پاک کر رہے ہو؟ شبلی نہیں :

امام (ع): (پس در حقیقت تم) نہ میقات میں وارد ہوئے اور نہ تم نے سلاہوا لباس اتارا اور نہ غسل کیا ہے ۔"

ثُمَّ قَالَ: تَنْظَفَتْ وَآ حَرَمْتَ وَعَقَدْتَ بِالْحَجِّ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَحِينَ تَنْظَفْتَ وَآ حَرَمْتَ وَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَيْتَ اِنَّكَ تَنْظَفْتَ بِنُورَةِ النَّوْبَةِ الْخَالِصَةِ لِلَّهِ تَعَالٰی؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَحِينَ ا حَرَمْتَ نَوَيْتَ اِنَّكَ حَرَمْتَ عَلَى نَفْسِكَ كُلَّ مُحَرَّمٍ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَحِينَ عَقَدْتَ الْحَجَّ نَوَيْتَ اِنَّكَ قَدْ حَلَلْتَ كُلَّ عَقْدٍ لِّغَيْرِ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ لَهُ (ع): مَا تَنْظَفْتَ وَلَا حَرَمْتَ وَلَا عَقَدْتَ الْحَجَّ ،

"اس کے بعد امام(ع) اس سے پوچھتے ہیں، کیا تم نے خود کو پاک صاف کیا اور احرام پہنا اور حج کا عہد وپیمان کیا (یعنی حج کی نیت کی) شبلی: ہاں

امام (ع): کیا تم یہ نیت کی تھی کہ خود کو خالصتوبہ کے نور ہ سے پاکیزہ کر رہے ہو؟ شبلی: نہیں
 امام (ع): احرام باندھتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ جو کچھ خدا نے تمہیں کرنے سے روکا ہے اسے اپنے آپ
 پر حرام سمجھو؟ شبلی: نہیں۔ امام: حج کا عہد کرتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے ہر غیر
 الہی عہد و پیمان سے خود کو رہا کر لیا ہے؟ شبلی: نہیں۔ امام (ع): پھر تم نے احرام نہیں باندھا پاکیزہ نہیں ہوئے
 اور حج کی نیت نہیں کی۔

قَالَ لَهُ: اَدْخَلْتَ الْمَيْقَاتَ وَصَلَّيْتَ رُكْعَتِي الْاِحْرَامِ وَلَبَّيْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِينَ دَخَلْتَ الْمَيْقَاتَ نَوَيْتَ اَنْ تَكُنْ بِنِيَّةِ
 الزِّيَارَةِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَحِينَ صَلَّيْتَ الرُّكْعَتَيْنِ نَوَيْتَ اَنْ تَكُنْ تَقَرَّبْتَ إِلَى اللَّهِ بِخَيْرِ الْأَعْمَالِ مِنَ الصَّلَاةِ وَكَبَّرَ حَسَنَاتِ
 الْعِبَادَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَحِينَ لَبَّيْتَ نَوَيْتَ اَنْ تَكُنْ تَطُقْتَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ بِكُلِّ طَاعَةٍ وَصُمْتَ عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ
 لَهُ (ع): مَا دَخَلْتَ الْمَيْقَاتَ وَلَا صَلَّيْتَ وَلَا لَبَّيْتَ،

”اس کے بعد امام (ع) نے پوچھا: کیا تم میقات میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز احرام ادا کی اور لبیک کہی
 ؟ شبلی: ہاں۔

امام (ع): میقات میں داخل ہوتے وقت کیا تم نے زیارت کی نیت کی؟ شبلی: نہیں۔
 امام (ع): کیا دو رکعت نماز پڑھتے وقت تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم بہترین اعمال اور بندوں کے بہترین حسنات
 یعنی نماز کے ذریعہ خدا سے قریب ہو رہے ہو؟ شبلی: نہیں۔
 امام (ع): پس لبیک کہتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خدا کی خالص فرمانبرداری کی بات کر رہے ہو اور
 ہر معصیت سے خاموشی اختیار کر رہے ہو؟ شبلی: نہیں۔

امام (ع) نے فرمایا: پھر نہ تم میقات میں داخل ہوئے نہ نماز پڑھی اور نہ لبیک کہی۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ: اَدْخَلْتَ الْحَرَمَ وَرَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَصَلَّيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِينَ دَخَلْتَ الْحَرَمَ نَوَيْتَ اَنْ تَكُنْ حَرَمْتَ عَلَى
 نَفْسِكَ كُلَّ غَيْبَةٍ تَسْتَغِيْبُهَا الْمُسْلِمِينَ مِنْ اَهْلِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَحِينَ وَصَلْتَ مَكَّةَ نَوَيْتَ بِقَلْبِكَ اَنْ تَكُنْ
 قَصَدْتَ اللَّهَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ (ع): فَمَا دَخَلْتَ الْحَرَمَ وَلَا رَأَيْتَ الْكَعْبَةَ وَلَا صَلَّيْتَ،

”امام (ع) نے پھر پوچھا: کیا تم حرم میں داخل ہوئے، کعبہ کو دیکھا اور نماز ادا کی؟ شبلی: ہاں۔

امام (ع): حرم میں داخل ہوتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ اسلامی معاشرہ کے مسلمانوں کی غیبت کو اپنے
 اوپر حرام کرتے ہو؟ شبلی: نہیں۔

امام (ع): مکہ پہنچتے وقت کیا تم نے یہ نیت کی کہ صرف خدا کو چاہتے ہو؟ شبلی: نہیں۔

امام (ع): پھر نہ تم حرم میں وارد ہوئے اور نہ کعبہ کا دیدار کیا اور نہ نماز ادا کی۔

ثُمَّ قَالَ: طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَمَسَسْتُ الْأَرْكَانَ وَسَعَيْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ (ع): فَحِينَ سَعَيْتَ نَوَيْتَ اَنْ تَكُنْ هَرَبْتَ إِلَى اللَّهِ وَعَرَفَ
 مِنْكَ ذَلِكَ عَلَامُ الْغُيُوبِ؟ قَالَ: لَا.

قَالَ فَمَا طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَلَا مَسَسْتُ الْأَرْكَانَ وَلَا سَعَيْتُ.

”پھر امام نے پوچھا: کیا تم نے خانہ خدا کا طواف کیا ارکان کو مس کیا اور سعی انجام دی؟ شبلی: ہاں۔

امام (ع): سعی کرتے وقت کیا تمہاری یہ نیت تھی کہ شیطان اور اپنے نفس سے بھاگ کر خدا کی پناہ
 حاصل کرتے ہو اور وہ غیب سے سب سے زیادہ آگاہ ہے وہ اس بات کو جانتا ہے؟ شبلی: نہیں۔

امام (ع): پھر نہ تم نے خانہ خدا کا طواف کیا نہ ارکان مس کئے اور نہ سعی کی،

ثُمَّ قَالَ لَهَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ وَقَفْتَ بِمَقَامِ اِبْرَاهِيمَ (ع) وَصَلَّيْتَ بِهِ رُكْعَتَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ فَصَاحَ (ع) صَيْحَةً كَاذِ يُفَارِقُ
 الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ: آه آه. ثُمَّ قَالَ (ع): مَنْ صَافَحَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ فَقَدْ صَافَحَ اللَّهَ تَعَالَى، فَانْظُرْ يَا مُسْكِينُ لَا تُصَيِّغْ اِنْ جَرَّ مَا

عَظُمَ حُرْمَتُهُ، وَتَنَقُّضُ الْمَصَافِحَةِ بِالْمُخَالَفَةِ، وَقَبْضُ الْحَرَامِ نَظِيرُ الْآثَامِ۔ ثُمَّ قَالَ (ع): نَوَيْتَ حِينَ وَقَفْتَ عِنْدَ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ (ع) أَنْ تَكُ وَاقِفٌ عَلَى كُلِّ طَاعَةٍ وَتَخْلُفُ عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: فَحِينَ صَلَّيْتَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ نَوَيْتَ أَنْ تَكُ صَلَّيْتَ بِصَلَاةِ إِبْرَاهِيمَ (ع)، وَأَنْ رُغِمْتَ بِصَلَاتِكَ أَنْ تُفَ الشَّيْطَانُ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ لَهُ: فَمَا صَافَحْتَ الْحَجَرَ إِلَّا سُودَ وَلَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْمَقَامِ وَلَا صَلَّيْتَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ۔

”امام (ع) نے دریافت فرمایا: کیا تم نے حج اسود سے مصافحہ کیا، مقام ابراہیم (ع) کے نزدیک کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز ادا کی؟ شبلی: ہاں،

پس امام (ع) نے فرمایا: دُعا کی ایسا لگتا تھا کہ آپ (ع) دنیا سے ہی کو چ کر جانے والے ہیں اس کے بعد فرمایا: آہ، آہ۔۔۔۔

پھر فرمایا: جو حجر اسود کو لمس کرے اس نے خدا سے مصافحہ کیا پس اے مسکین! دیکھ اس عظیم حرمت و عزت کو ضائع نہ کر اور مصافحہ کو مخالفت اور گناہکاروں کے مانند حرام کاری کے ذریعہ نہ توڑ اس کے بعد پوچھا: جب تم مقام ابراہیم (ع) کے نزدیک گئے تو کیا تمہاری نیت یہ تھی کہ خدا کے تمام احکام و فرامین کی پابندی اور ہر معصیت و نافرمانی کی مخالفت کرو گے؟ شبلی: نہیں

امام (ع) جب تم نے طواف کی دور کعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت تھی کہ تم نے جناب ابراہیم کے ہمراہ نماز پڑھی ہے اور شیطان کی ناک کو خاک پر رگڑ دیا ہے؟ شبلی: نہیں۔

امام (ع) پھر درحقیقت نہ تم نے حجر اسود کا مصافحہ کیا نہ مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور نہ وہاں دو رکعت نماز ادا کی۔

ثُمَّ قَالَ (ع): لَهُ أَشْرَفَتْ عَلَى بئرِ زَمْزَمَ وَ شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ: نَوَيْتَ أَنْ تَكُ أَشْرَفْتَ عَلَى الطَّاعَةِ، وَغَضَضْتَ طَرْفَكَ عَنِ الْمَعْصِيَةِ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ (ع): فَمَا أَشْرَفْتَ عَلَيْهَا وَلَا شَرِبْتَ مِنْ مَائِهَا۔

پھر امام (ع) نے پوچھا: کیا تم چاہ زمزم پر گئے اور اس کا پانی پیا؟ شبلی: ہاں

امام (ع) نے فرمایا: کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ تم نے خدا کی فرماں برداری حاصل کر لی اور اس کے گناہوں اور معصیت سے آنکھیں بند کر لی ہیں؟ شبلی: نہیں

امام (ع) نے فرمایا: پھر درحقیقت نہ تم چاہ زمزم پر گئے اور نہ اس کا پانی پیا ہے۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ (ع): أَ سَعَيْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَشَيْتَ وَتَرَدَّدْتَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ۔ قَالَ لَهُ: نَوَيْتَ أَنْ تَكُ بَيْنَ الرَّجَاءِ وَالْخَوْفِ؟ قَالَ: لَا۔ قَالَ: فَمَا سَعَيْتَ وَلَا مَشَيْتَ وَلَا تَرَدَّدْتَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ ثُمَّ قَالَ: أَ خَرَجْتَ إِلَيَّ مِنْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: نَوَيْتَ أَنْ تَكُ آمَنْتَ النَّاسَ مِنْ لِسَانِكَ وَقَلْبِكَ وَيَدِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا خَرَجْتَ إِلَيَّ مِنْنِي۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَ وَقَفْتَ الْوُقْفَةَ بِعَرَفَةَ، وَطَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَعَرَفْتَ وَادِي نَمْرَةَ، وَدَعَوْتَ اللَّهَ سُبْحَانَهُ عِنْدَ الْمِيلِ وَالْجَمَرَاتِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ عَرَفْتَ بِمَوْقِفِكَ بِعَرَفَةَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ أَمْ الْمَعَارِفِ وَالْعُلُومِ وَعَرَفْتَ قَبْضَ اللَّهِ عَلَى صَحِيفَتِكَ وَاطَّلَاعَهُ عَلَى سَرِيرَتِكَ وَقَلْبِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: نَوَيْتَ بِطُلُوعِكَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ أَنْ اللَّهَ يَرْحَمُ كُلَّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَةٍ وَيَتَوَلَّى كُلَّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَ نَوَيْتَ عِنْدَ نَمْرَةَ أَنْ تَكُ لَا تَأْمُرُ حَتَّى تَأْمُرَ، وَلَا تَنْجُرُ حَتَّى تَنْجُرَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَمَا وَقَفْتَ عِنْدَ الْعَلَمِ وَالنَّمِرَاتِ، نَوَيْتَ أَنْ تَكُ شَاهِدَةً لَكَ عَلَى الطَّاعَاتِ حَافِظَةً لَكَ مَعَ الْحَفَظَةِ بِأَمْرِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا وَقَفْتَ بِعَرَفَةَ، وَلَا طَلَعْتَ جَبَلَ الرَّحْمَةِ، وَلَا عَرَفْتَ نَمْرَةَ، وَلَا دَعَوْتَ اللَّهَ، وَلَا وَقَفْتَ عِنْدَ النَّمِرَاتِ۔

”پھر امام (ع) نے کیا تم نے دریافت کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی انجام دی اور پیدل ان دو پہاڑوں کے درمیان راہ طے کی ہے؟ شبلی: ہاں

امام (ع): کیا تم نے یہ نیت کی تھی کہ خوف ورجاء کے درمیان راہ طے کر رہے ہو؟ شبلی: نہیں

امام (ع): پس تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی پھر فرمایا کیا تم منیٰ کی طرف گئے؟ شبلی: ہاں

امام (ع): کیا تمہاری یہ نیت تھی کہ لوگوں کو اپنی زبان اپنے دل اور اپنے ہاتھوں سے امان میں رکھو؟ شبلی: نہیں

امام (ع): پھر تم منیٰ نہیں گئے ہو۔ اس کے بعد پوچھا: کیا تم نے عرفات میں وقوف کیا اور جبل رحمت کے اوپر گئے اور وادی نمرہ کو پہچانا اور جمرات کے کنارے خدا سے دعا کی؟ شبلی: ہاں

امام (ع) نے فرمایا: آیا عرفات میں وقوف کے وقت تمہیں معارف و علوم کے ذریعہ اللہ کی معرفت ہوئی اور کیا تم نے جانا کہ اللہ تمہارے نامہ عمل کو لے گا اور وہ تمہاری فکر و خیال سے آگاہی رکھتا ہے؟ شبلی: نہیں

امام: کیا جبل رحمت کے اوپر جاتے وقت تمہاری یہ نیت تھی کہ خداوند عالم ہر با ایمان مرد وزن پر رحمت نازل کرتا ہے اور ہر مسلمان مردوزن کی سرپرستی کرتا ہے؟ شبلی: نہیں

امام: آیا وادی نمرہ میں تم نے یہ خیال کیا کہ کوئی حکم نہ دو جب تک خود نہ روکو؟ شبلی: نہیں

جب تم نشان اور نمرہ کے نزدیک ٹھہرے تو کیا تمہاری یہ نیت تھی کہ وہ تمہاری عبادات اور طاعت پر گواہوں اور خداوند عالم کے نگہبانوں کے ہمراہ اس کے حکم سے تیری حفاظت کریں؟ شبلی: نہیں

حضرت نے فرمایا: پھر نہ تم عرفات میں ٹھہرے نہ جبل رحمت کے اوپر گئے نہ نمرہ کو پہچانا نہ دعا کی اور نہ نمرہ کے نزدیک وقوف کیا ہے۔

ثُمَّ قَالَ: مَرَرْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ، وَصَلَّيْتَ قَبْلَ مُرُورِكَ رِكَعَتَيْنِ، وَمَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ، وَلَقَطْتَ فِيهَا الْحَصَى، وَمَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَحِينَ صَلَّيْتَ رِكَعَتَيْنِ، نَوَيْتَ أَنَّهَا صَلَاةُ شُكْرِ فِي لَيْلَةِ عَشْرِ، تَنْفِي كُلِّ عُسْرٍ، وَتَيْسِّرُ كُلِّ يُسْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا مَشَيْتَ بَيْنَ الْعَلَمَيْنِ، وَلَمْ تَعْدِلْ عَنْهُمَا يَمِينًا وَشِمَالًا، نَوَيْتَ أَنْ لَا تَعْدِلَ عَنْ دِينِ الْحَقِّ يَمِينًا وَشِمَالًا، لَا بِقَلْبِكَ، وَلَا بِلِسَانِكَ، وَلَا بِجَوَارِحِكَ، قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا مَشَيْتَ بِمُزْدَلِفَةَ وَلَقَطْتَ مِنْهَا الْحَصَى، نَوَيْتَ أَنْ تَرْفَعَتْ عَنْكَ

كُلَّ مَعْصِيَةٍ، وَجَهْلٍ، وَتَبَتْ كُلُّ عِلْمٍ وَعَمَلٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، نَوَيْتَ أَنْ تَكُونَ شَعْرَتُ قَلْبِكَ إِشْعَارًا هَلِ التَّقْوَى وَالْخَوْفُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَا مَرَرْتَ بِالْعَلَمَيْنِ، وَلَا صَلَّيْتَ رِكَعَتَيْنِ، وَلَا مَشَيْتَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَلَا رَفَعْتَ مِنْهَا الْحَصَى، وَلَا مَرَرْتَ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ۔

پھر امام نے پوچھا کہ کیا تم دونشانوں کے درمیان سے گذرے اور وہاں سے گذرنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کی اور پیدل مزدلفہ گئے اور وہاں کنکریاں چنیں اور مشعر الحرام سے گذرے؟ شبلی: ہاں

امام نے فرمایا: جب دو رکعت نماز ادا کی تو کیا یہ نیت کی تھی کہ یہ نماز شب دھم کی نماز شکر ہے جو ہر سختی کو دور اور کاموں کو آسان کرتی ہے؟ شبلی: نہیں

امام: جب تم دو نشانوں کے درمیان سے گذرے اور دائیں اور بائیں منحرف نہ ہوئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ دین حق سے دائیں اور بائیں نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ اپنے اعضاء بدن سے منحرف نہیں ہوئے ہو؟ شبلی: نہیں

امام: جب تم مزدلفہ گئے اور وہاں سنگریزے جمع کئے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ ہر گناہ اور جہالت کو خود سے دور کیا ہے اور ہر علم و نیک عمل کو اپنے آپ میں پائے دار کیا ہے؟ شبلی: نہیں

امام: جب تم مشعر الحرام سے گذرے تو کیا یہ نیت کی تھی کہ اپنے دل کو اہل خدا کے تصور اور خدا کے خوف سے آراستہ کرو؟ شبلی: نہیں

امام: پھر نہ تم دو پہاڑوں کے درمیان سے گذرے ہو، نہ دو رکعت نماز ادا کی ہے، نہ مزدلفہ گئے ہو، نہ سنگریزے

چنے ہیں اور نہ مشعر الحرام سے گذرے ہو۔

ثُمَّ قَالَ لَهُ: وَصَلْتَ مِنِّي، وَرَمَيْتَ الْجُمَرَةَ، وَحَلَقْتَ رَأْسَكَ، وَذَبَحْتَ هَذِيكَ، وَصَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَرَجَعْتَ إِلَى مَكَّةَ، وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَنَوَيْتَ عِنْدَ مَا وَصَلْتَ مِنِّي وَرَمَيْتَ الْجِمَارَ، أَ نَّكَ بَلَغْتَ إِلَى مَطْلَبِكَ، وَقَدْ قَضَى رَبُّكَ لَكَ كُلَّ حَاجَتِكَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ نَوَيْتَ أَ نَّكَ رَمَيْتَ عَدُوَّكَ إِبْلِيسَ وَغَضِبْتَهُ بِتَمَامِ حَجِّكَ النَّفِيسِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا حَلَقْتَ رَأْسَكَ نَوَيْتَ أَ نَّكَ تَطَهَّرْتَ مِنَ الْإِنْسَانِ، وَمِنْ تَبِعَةِ بَنِي آدَمَ، وَخَرَجْتَ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا وَلَدْتُكَ أَ مَكَّ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا صَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ نَوَيْتَ أَ نَّكَ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَذُنُوبَكَ، وَلَا تَرْجُو إِلَّا رَحْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا ذَبَحْتَ هَذِيكَ نَوَيْتَ أَ نَّكَ ذَبَحْتَ حَنْجَرَةَ الطَّمَعِ بِمَا تَمَسَّكَتَ بِهِ مِنْ حَقِيقَةِ الْوَرَعِ، وَأَنَّكَ اتَّبَعْتَ سُنَّةَ إِبْرَاهِيمَ بِذَبْحِ وَلَدِهِ، وَتَمَرَّةَ فُوَادِهِ وَرِيحَانِ قَلْبِهِ، وَحَاجَّةَ سُنَّتِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ، وَقَرَّبَهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ لِمَنْ خَلَفَهُ قَالَ: لَا، قَالَ: فَعِنْدَ مَا رَجَعْتَ إِلَى مَكَّةَ وَطُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ نَوَيْتَ أَ نَّكَ أَ قُضِيَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى، وَرَجَعْتَ إِلَى طَاعَتِهِ وَتَمَسَّكَتَ بِوَدِّهِ وَأَدَّتْ فَرَائِضَهُ، وَتَقَرَّبْتَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لَهُ زَيْنُ الْعَابِدِينَ (ع) فَمَا وَصَلْتَ مِنِّي وَلَا رَمَيْتَ الْجِمَارَ، وَلَا حَلَقْتَ رَأْسَكَ، وَلَا أَذَّيْتُ نُسُكَكَ، وَلَا صَلَّيْتَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ، وَلَا طُفْتَ طَوَافَ الْإِفَاضَةِ، وَلَا تَقَرَّبْتَ. أَرْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ تَحُجَّ.

”پھر امام (ع) نے پوچھا کیا تم منی پہنچے اور جمرہ کو کنکریاں ماری، سر کے بال اتارے، اور اپنی قربانی انجام دی؟ نیز مسجد خیف میں نماز ادا کی، اور مکہ واپس آکر ”طواف افاضہ انجام دیا؟“ شبلی: ہاں امام (ع) نے فرمایا: جب تم منی پہنچے اور رمی جمرات انجام دی تو کیا یہ محسوس کیا کہ تمہاری تمنا پوری ہو گئی اور خداوند عالم نے تمہاری تمام حاجتیں پوری کر دیں؟ شبلی: نہیں امام (ع): جب جمرات کو کنکریاں ماریں تو کیا یہ نیت تھی کہ اپنے دشمن ابلیس کو کنکری مار رہے ہو اور اپنے قیمتی حج کو مکمل کرنے کے ساتھ تم نے اسے غضب ناک کر دیا ہے؟ شبلی: نہیں امام (ع): جب تم نے اپنے سر کے بال اتارے تو کیا یہ نیت تھی کہ بنی آدم کے گناہوں اور آلودگیوں سے پاک ہو گئے اور اپنے گناہوں سے یوبہاں آگئے جیسے تمہیں تمہاری ماں نے ابھی پیدا کیا ہے؟ شبلی: نہیں امام (ع): جب تم نے مسجد خیف میں نماز ادا کی تو کیا تمہاری یہ نیت تھی کہ خدا نے متعال اور گناہوں کے علاوہ کسی چیز سے نہیں ڈرتے اور خدا کی رحمت کے علاوہ کسی اور سے امیدوار نہیں ہو؟ شبلی: نہیں امام (ع): جب تم نے اپنی قربانی کو ذبح کیا تو کیا یہ نیت تھی کہ حقیقی تقویٰ و پرہیز گاری کے ذریعہ تم نے اپنی لالچ کا گلا کاٹ دیا ہے اور جناب ابراہیم (ع) کہ جنہوں نے اپنے میوہ دل اور لخت جگر بیٹے کو قربان گاہ میں لا کر خدا سے قرب حاصل کرنے کا ایک وسیلہ اپنے بعد کی نسلوں کے لئے سنت کے طور پر قائم کیا تھا، ان کی پیروی کر رہے ہو؟ شبلی: نہیں

امام (ع): جب تم مکہ واپس ہوئے اور ”طواف افاضہ“ انجام دیا تو کیا یہ نیت کی تھی کہ خدا کی رحمت سے کوچ کر کے اس کی اطاعت کی طرف پلٹ رہے ہو، اس کی محبت حاصل کر لی ہے الٰہی واجبات ادا کئے ہیں اور خدا سے نزدیک ہو گئے ہو؟ شبلی: نہیں

امام: پھر نہ تم منی پہنچے، نہ شیطانوں کو سنگریزے مارے ہیں، نہ اپنے سر کے بال اتارے ہیں، نہ اپنے حج کے اعمال انجام دیئے ہیں، نہ مسجد خیف میں نماز ادا کی ہے، نہ طواف بجا لائے ہو اور نہ خدا کے قرب میں پہنچے ہو واپس جاؤ گے تم نے حج انجام نہیں دیا ہے۔

[فَطَوَّقَ الشُّبْلِيُّ يَبْكِي عَلَى مَا فَرَّطَهُ فِي حَجِّهِ، وَمَا زَالَ يَتَعَلَّمُ حَتَّى حَجَّ مِنْ قَابِلٍ بِمَعْرِفَةٍ وَيَقِينٍ۔] 93

”جناب شبلی اس بات پر بُری طرح رونے لگے کہ جیسا حج کرنا چاہئے تھا انجام نہیں دیا اور مناسک حج آگاہی

کے ساتھ ادا نہیں کئے آپ اپنی حالت پر شدت سے غم زدہ تھے اور اس کے بعد سے حج کے اسرار و معارف یاد کرنے میں مشغول ہوئے تاکہ اگلے سال پوری شناخت اور یقین کے ساتھ حج بجالائیں۔

ختم قرآن

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع): (تَسْبِيحَةُ مَكَّةَ أَفْضَلُ مِنْ خَزَاكِ الْعِرَاقَيْنِ يُنْفَقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَالَ: مَنْ خَتَمَ الْقُرْآنَ بِمَكَّةَ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى رَسُولَ اللَّهِ [وَيَرَى مَنْزِلَهُ فِي الْجَنَّةِ]۔ [94]

امام زین العابدین (ع): نے فرمایا:

”مکہ میں سبحان اللہ کہنے کا ثواب عراق اور شام کے مالیات کو خدا کی راہ میں انفاق کرنے سے بہتر ہے، نیز فرمایا: جو شخص مکہ میں ایک قرآن ختم کرے وہ اپنی موت سے پہلے حضرت رسول خدا (ص) کی زیارت کر لیتا ہے اور جنت میں اپنی جگہ کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔“

کعبہ سے وداع

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: [إِذَا رَدَّتْ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَأْتِيَ هَلَكَفَوْدَ الْبَيْتِ وَطُفَّ بِالْبَيْتِ أَسْبُوعاً]۔ [95]

معاویہ ابن عمار کہتے ہیں۔ کہ امام جعفر صادق ں نے فرمایا :

”جب تم مکہ سے نکل کر اپنے گھر والوں کی طرف واپس آنا چاہو تو کعبہ سے وداع کرو اور سات مرتبہ اس کے گرد طواف کرو۔“

قبولیت کی نشانی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): [آيَةُ قَبُولِ الْحَجِّ تَرْكُ مَا كَانَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ مُقِيمًا مِنَ الذُّنُوبِ]. [96]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”حج کے قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ جو گناہ بندہ پہلے انجام دیتا تھا اسے ترک کر دے۔“

حج کی نورانیت

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: [الْحَاجُّ لَا يَزَالُ عَلَيْهِ نُورُ الْحَجِّ مَا لَمْ يَلْمَ بِذَنْبٍ]. [97]

امام جعفر صادق (ع) فرمایا:

”حج کرنے والا جب تک اپنے آپ کو گناہ سے آلودہ نہ کرے ، حج کا نور ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے۔“

دوبارہ آنے کی نیت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): [مَنْ رَادَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ فَلْيَوِّمْ هَذَا الْبَيْتَ، وَمَنْ رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ وَهُوَ يَنْوِي الْحَجَّ مِنْ قَابِلٍ زِيدَ فِي عُمْرِهِ]. [98]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص دنیا و آخرت چاہتا ہے وہ اس گھر کی طرف آنے کا قصد کرے اور جو شخص مکہ سے واپس ہو اور یہ نیت رکھے کہ اگلے سال بھی حج سے مشرف ہوگا تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔“

حج کی تکمیل

قَالَ الصَّادِقُ (ع): "إِذَا حَجَّ أَحَدُكُمْ فَلْيَخْتِمْ حَجَّهُ بِزِيَارَتِنَا لَا نَنْزِلَ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ". [99]

امام جعفر صادق (ع) اسماعیل ابن مہران سے فرماتے ہیں:

"جب بھی تم میں سے کوئی شخص حج انجام دے اسے چاہئے کہ اپنے حج کو ہماری زیارت پر تمام کرے کیونکہ یہ حج کے کامل ہونے کی شرطوں میں سے ہے۔"

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): [مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي]. [100]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"جس نے حج کیا اور میری موت کے بعد میری زیارت کی وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی ہے۔"

پیغمبر (ص) کے ساتھ حج

"عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: [إِنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ سَلَّمَ تَعْدِلُ حَجَّةً مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَبْرُورَةً].

101

امام محمد باقر (ع) فرماتے ہیں:

"بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے قبر کی زیارت (کا ثواب) آنحضرت (ص) کے ساتھ کئے جانے والے ایک مقبول حج کے برابر ہے۔"

عاشقانہ زیارت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (مَنْ جَاءَ نِي زَائِرًا لَا يَغْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي، كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ). [102]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص میری زیارت کو آئے اور میری زیارت کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرے تو مجھ پر یہ حق ہے کہ میں روز قیامت اس کی شفاعت کروں۔“

فرشتو (ع) کی ماموریت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى لِيْ مَلَكَئِنِ يَرُدُّانِ السَّلَامَ عَلَيَّ مِنْ سَلَّمَ عَلَيَّ مِنْ شَرْقِ الْبِلَادِ وَغَرْبِهَا، إِلَّا مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ فِي ذَارِي فَإِنِّي أَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِنَفْسِي). [103]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”خداوند عالم نے میرے لئے دو فرشتے خلق فرمائے ہیں کہ جو شخص بھی مشرق و مغرب میں مجھے سلام کرتا ہے اور مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ اس کا جواب دیتے ہیں مگر جو شخص میرے گھر آتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے تو میں خود اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔“

مسجد النبی میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ عَشْرَةَ آلاَ فِي صَلَاةٍ فِيْغْيِرُهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَإِنَّ الصَّلَاةَ فِيْهِ تَعْدِلُ مِائَةً أَلْفِ صَلَاةٍ). [104]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”میری مسجد میں نماز دوسری مسجدوں میں پڑھی جانے والی دس ہزار نمازوں کے برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ اس میں پڑھی جانے والے نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔“

جنت کا باغ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص): (مَا بَيْنَ قَبْرِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمَنْبَرِي عَلَى تُرْعَةٍ مِنَ الْجَنَّةِ). [105]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”میری قبر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دریچوں میں سے ایک دریچہ کے اوپر ہے۔“

حضرت فاطمہ (ع) پر سلام

یزید ابن عبد الملک نے اپنے باپ سے سنا کہ اس کے دادا کہتے تھے کہ میں حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی خدمت میں حاضر ہوا آپ (ع) نے مجھے سلام کیا اور اس کے بعد دریافت کیا کہ تم کس لئے یہاں آئے ہو؟ میں نے عرض کی، برکت کی درخواست کرنے۔

قَالَتْ: أَخْبَرَنِي أَبِي وَهُوَ ذَا هُوَ أَنَّهُ مَنْ سَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ا وَجَبَ اللَّهُ لَهُ الْجَنَّةَ.

حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا:

”میرے بابا نے مجھے خبر دی ہے کہ: جو شخص ان (ص) پر اور مجھ پر تین روز سلام کرے خداوند عالم اس پر جنت واجب کر دیتا ہے۔“

[قُلْتُ لَهَا: فِي حَيَاتِهِ وَحَيَاتِكَ قَالَتْ نَعَمْ وَ بَعْدَ مَوْتِنَا.] 106

”میں نے حضرت (ع) سے پوچھا: ان کی اور آپ (ع) کی حیات میں؟ فرمایا: ہاں اور ہماری موت کے بعد بھی۔“

ائمہ (ع) پر سلام

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ (ع)، وَنَظَرَ النَّاسُ فِي الطَّوَافِ قَالَ: ا مُرُوا ا نَّ يَطُوفُوا بِهِذَا ثُمَّ يَا تُؤْنَفَا يَعْرِفُونَا مَوَدَّتْهُمْ ثُمَّ يَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ. [107]

امام محمد باقر (ع) نے، اس وقت جب کہ آپ لوگوں کو طواف کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے فرمایا:
”ان کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں (کعبہ کے گرد) طواف کریں اور اس کے بعد ہمارے پاس آئیں اور اپنی دوستی اور
محبت و نصرت و مدد کا ہم سے اظہار کریں اور اسے ہمارے سامنے پیش کریں۔“

شہیدوں پر سلام

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ:
إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ كَانَتْ تَأْتِي قُبُورَ الشُّهَدَاءِ فِي كُلِّ غَدَاةٍ سَبْتٍ فَتَأْتِي قَبْرَ حَمْزَةَ وَتَتَرَحَّمُ عَلَيْهِ
وَتَسْتَغْفِرُ [لَهُ] 108

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا: ہر سنیچر کی صبح کوشہیدا کی قبروں پر آتیں پھر جناب حمزہ کی قبر
پر آتی تھیں اور ان کے لئے رحمت و بخشش کی دعا کرتی تھیں۔“

ائمہ (ع) کی زیارت

قَالَ الرضا (ع): (إِنَّ لِكُلِّ إِمَامٍ عَهْدًا فِي عُنُقِ أَوْلِيَائِهِ وَشِيعَتِهِ وَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَحُسْنِ الْإِدَاءِ زِيَارَةُ قُبُورِهِمْ
فَمَنْ زَارَهُمْ رَغْبَةً فِي زِيَارَتِهِمْ وَتَصَدِيقًا بِمَا رَغَبُوا فِيهِ كَانَ أَمَّتُهُمْ شَفَعَائُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ] 109
امام علی رضا (ع) نے فرمایا:

”ہر امام (ع) کا عہدان کے دوستوں اور چاہنے والوں کی گردن پر ہے کہ اس عہد کی مکمل وفا ان کی قبروں کی
زیارت ہے پس جو شخص عشق و محبت کے ساتھ اور اس کی تصدیق کے ساتھ جس کی طرف وہ رغبت کرتے ہیں
ان کی قبروں کی زیارت کرے تو ان کے ائمہ (ع) بھی قیامت میں اپنے ان زائروں کی شفاعت کریں گے۔“

مسجد قبا میں نماز

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: [الصَّلَاةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ كَعُمْرَةٍ]. [110]

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”مسجد قبا میں نماز پڑھنا ایک عمرہ انجام دینے کے مانند ہے۔“

دوسرے ممالک کے مسلمانوں سے سلوک

زَيْدُ الشَّحَّامُ عَنِ الصَّادِقِ (ع)، اِنَّهُ قَالَ: "يَا زَيْدُ خَالِقُوا النَّاسَ بِاخْلَاقِهِمْ صَلُّوْا فِي مَسَاجِدِهِمْ وَاعُوْذُوا مَرْضَاهُمْ وَاشْهَدُوا جَنَائِزَهُمْ وَانْ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا اَلْاَثَمَةَ وَالْمُوْذِنَ فَاَفْعَلُوْا فَاِنَّكُمْ اِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ قَالُوْا هُوَ لَآءِ الْجَعْفَرِيَّةِ رَحِمَ اللّٰهُ جَعْفَرًا مَا كَانَ اَحْسَنَ مَا يُوَدَّبُ اَصْحَابَهُ وَاِذَا تَرَكْتُمْ ذٰلِكَ قَالُوْا هُوَ لَآءِ الْجَعْفَرِيَّةِ فَعَلَّ اللّٰهُ بِجَعْفَرٍ مَا كَانَ اَسْوَأَ اَمَّاوِيُو دَّبُّ اَصْحَابِهِ". [111]

”امام جعفر صادق (ع) نے زید شحام سے فرمایا: اے زید! خود کو لوگوں کے اخلاق سے ہماہنگ کرو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی مسجدوں میں نماز ادا کرو، ان کے بیماروں کی عیادت کرو، ان کے جنازوں کی تشییع میں حاضر ہو، اور اگر بن سکو تو ان کے امام جماعت یا موذن بنو۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو وہ لوگ یہ کہیں گے کہ یہ لوگ جعفری (حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام کی پیروی کرنے والے) ہیں خداوند عالم جعفر (رہ) پر رحمت نازل فرمائے اس نے ان لوگوں کی کیا اچھی تربیت کی ہے اور اگر ایسا نہ کرو گے تو وہ لوگ کہیں گے کہ یہ جعفری ہیں، خداوند عالم جعفر (رہ) کے ساتھ ایسا ویسا کرے اس نے اپنے ماننے والوں کی کیا بُری تربیت کی ہے!!“۔

حاجیوں کا استقبال

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: "كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع) يَقُولُ: يَا مَعْشَرَ مَنْ لَمْ يَحُجَّ اسْتَبَشِرُوا بِالْحَاجِّ وَصَافِحُوهُمْ وَ عَظِّمُوهُمْ فَإِنَّ ذٰلِكَ يَجِبُ عَلَيْكُمْ تَشَارِكُوهُمْ فِي الْاَجْرِ". [112]

امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

”حضرت علی بن الحسین علیہما السلام ہمیشہ فرماتے تھے اے لوگو! جو حج پر نہیں گئے ہو حاجیوں

کے استقبال کے لئے جاو، ان سے مصافحہ کرو، اور ان کا احترام کرو کہ یہ تم پر واجب ہے اس طرح تم ان کے ثواب میں شریک ہو گے۔"

حاجیوں کے اہل خانہ کی مدد کا ثواب

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ (ع): مَنْ خَلَفَ حَاجًّا فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِهُ حَتَّىٰ كَأَنَّهُ يَسْتَلِمُ إِلَّا حَجَّارًا. [113]

امام زین العابدین (ع) نے فرمایا:

"جو شخص حاجی کی عدم موجودگی میں اس کے اہل خانہ اور اس کے مال کی دیکھ بھال کرے تو اس کا ثواب اسی حاجی کے ثواب کے مانند ہے یہاں تک کہ گویا اس نے کعبہ کے پتھروں کو بوسہ دیا ہے۔"

مبارک ہو

عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ: حَجَجْنَا فَمَرَرْنَا بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَقَالَ: "حَاجُّ بَيْتِ اللَّهِ وَزَوَّارُ قَبْرِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَشِيعَةُ آلِ مُحَمَّدٍ (ع) هَنِيئًا لَكُمْ." [114]

یحییٰ بن یسار کہتے ہیں:

"ہم نے حج انجام دینے کے بعد امام جعفر صادق (ع) سے ملاقات کی، حضرت نے فرمایا: اللہ کے گھر کے حاجی قبر پیغمبر (ص) کے زائر اور شیعہ آل محمد (ص) (ہونا تمہیں) مبارک ہو۔"

۱۔ ۹۔ تفسیر قمی: ۶۲ / 81 [مستدرک الوسائل : ۳۲۳]

۱۔ 82 [اخبار مکہ ارزقی: ۳۳۸]

۴۔ 83 / ۴۳۴ [کافی: ۳]

۲۱۶۸۔ 84 / ۲ [من لایحضرہ الفقیہ: ۲۰۸]

- ١٣/ 85 [علل الشريعة: ٢٣٢ - وسائل الشريعة: ٢٥٠]
٢. ٢١٧/ 86 [من لا يحضره الفقيه: ٢٨٥٢]
٢. ٦٩٢/ 87 [مسند احمد حنبل: ٧١١]
١١. ٤٥/ 88 [معجم الكبير طبراني: ١١٠٢١]
٤. ٢٦٢/ 89 [كافي: ٤٢]
٢. ١. كنز الفوائد: ٨٢ / 90 [علل الشرايع: ٤٣٧]
١٢. 91 / [وسائل الشريعة: ١٦٦]
٥. ٢٢٣/ 92 [تهذيب الاحكام: ٨٢٣]
١٠. 93 / [مستدرک الوسائل: ١٦٦]
٥. ٢٦٨/ 94 [تهذيب الاحكام: ١٦٢٠]
٥٣٠. 95 / ١/ [كافي: ٤]
١٠. 96 / [مستدرک الوسائل: ١٦٥]
٤. ٢٥٥/ 97 [كافي: ١١]
٢. ١٢١/ 98 [من لا يحضره الفقيه: ٦٢]
١. 99 / [علل الشرايع: ٤٥٩]
٣. ٣٥١/ 100 [معجم الاوسط طبراني: ٣٣٧٦]
١٢. كامل الزيارات: ٢٧. / 101 [وسائل الشريعة: ٣٣٥]
١٢. ٢٢٥/ 102 [معجم الكبير طبراني: ١٣١٤٩]
١٢. ٢٥٦/ 103 [كنز العمال: ٣٤٩٢٩]
١. ٤ - ، ثواب الاعمال - ل ٥٠ / ٥٥٦ 104 [كافي: ١١]
٤. ٥٥٤/ 105 [كافي: ٣]
٦. 9/ 106 [تهذيب الاحكام: ١٨]
١٠. 107 / [مستدرک الوسائل: ١٨٩]
١. ٢٦٥/ 108 [تهذيب الاحكام: ١٦٨]
٤. 109 / [كافي: ٥٦٧]
- ١٢/ ٣٢٤. 110 / [سنن ترمذي: ٤٥]
١. ٢ - ، من لا يحضره الفقيه: ٣٨٣ / 111 [وافي: ١٨٢]
٤. ٢٦٤/ 112 [كافي: ٤٨]
١١. ١ / ، - وسائل الشريعة: ٢٣٠ / ١٢٧ 113 [محاسن: ٢٠٦]
٤. 114 / [كافي: ٥٤٩]